

فضائل اعمال (تبلیغی نصاب) کے ناشر کی توبہ

محمد عاقل

☆ انٹرویو:

ساجد عبدالقیوم

☆ انگلش رپورٹ:

شاہد ستار

☆ ترجمہ و اضافہ:

شیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

☆ نظر ثانی و تنقیح:



فہرست

- 1- پیش لفظ۔
- 2- پچھلے چند سالوں سے دیوبندی مسلک میں بے چینی۔
- 3- دیوبندیوں کا دعویٰ اور اصل حقیقت۔
- 4- علماء کرام جنہوں نے تبلیغی جماعت کا رد کیا۔
- 5- تبلیغی جماعت کے بارے میں سابق مفتی اعظم مملکت سعودی عرب ساحتہ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کا فتویٰ۔
- 6- تبلیغی جماعت کی دعوت پر ایک نظر۔
- 7- دیوبندی رد عمل۔
- 8- تبلیغی جماعت اور دیوبندی مکتب فکر کو اہل حدیث کا پیغام۔
- (۱) غلطیاں۔ (۲) اصلاحی پیغام۔
- 9- محمد انس صاحب۔ مالک ادارہ اشاعت دینیات۔
- 10- محمد انس صاحب سے مکمل انٹرویو (گفتگو کا متن)۔



پیش لفظ

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ، وبعد:

زیر نظر رپورٹ یا مقالہ دراصل کئی چیزوں کا مجموعہ ہے:

- ① جناب محمد انس صاحب کے تائب ہونے کی بشارت اور انکے لئے ثابت قدمی کی دعائیں۔
- ② جدہ سے جناب محمد عاقل صاحب کا طویل ٹیلیفونک رابطہ اور پھر فون پر ہی دہلی میں مقیم جناب محمد انس صاحب سے مفصل انٹرویو۔
- ③ www.ahya.org پر جناب ساجد عبدالقیوم صاحب کا فضائل اعمال (تبلیغی نصاب) کی کتابوں پر مختصر تبصرہ اور توبہ کی رپورٹ۔
- ④ جناب شاہد ستار کا اس انگلش تبصرے یا رپورٹ کا ترجمہ اور تبلیغی کتابوں کا مختصر تجزیہ و پیغام۔
- ⑤ راقم کی نظر ثانی خصوصاً ترجمہ اور انٹرویو کے نوک پلک کا سنوارنا۔

اللہ کرے کہ متعدد اہل قلم کی یہ کاوشیں ”فضائل اعمال“ کی کورانہ چشم تبلیغ کرنے والوں کیلئے ذریعہ چشم کشائی اور باعث ہدایت و رہنمائی

ثابت ہو۔ اِنْ اُرِيدُ اِلَّا اِلْصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ۝ (سورہ ہود: ۸۸)

ابوعدنان محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر

فضائل اعمال (تبلیغی نصاب) کے ناشر کی توبہ

آج جبکہ فرقہ بندی، مسلکی عناد اور مذہبی تعصب عام ہو چکا ہے، اس پر فتن دور میں اگر کوئی صحیح رہنمائی طلب کرتے ہوئے، حق کو تسلیم کر لے تو یہ اللہ عز وجل کا بہت بڑا فضل و کرم ہوگا۔ اور وہ بھی اُس وقت جبکہ اُس کی روزی و روٹی اور محنت سے حاصل کی ہوئی شہرت و عزت داؤ پر لگی ہوئی ہو۔

ایسی ہی خوش قسمت شخصیت ہے جناب محمد انس صاحب کی، جو ادارہ اشاعت دینیات کے مالک ہے۔ اور یہ ادارہ وہ ہے جس سے تبلیغی جماعت کی مشہور کتاب ”تبلیغی نصاب“ (جواب فضائل اعمال کے نام سے جانی اور پہچانی جاتی ہے) کی چار زبانوں میں نشر و اشاعت ہوتی رہی اور اسکے علاوہ دیوبندی مکتب فکر کی دیگر کئی کتابیں بھی چھپتی رہیں۔

فضائل اعمال (جس کے مؤلف حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کا ندھلوی ہیں) اس کتاب کو لے کر تبلیغی حضرات اپنی دعوت لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ ایک واحد کتاب ہے جس کی یہ حضرات اپنے حلقوں میں پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں اور اس کو پڑھنے پر اتنا زیادہ زور دیتے ہیں کہ تبلیغی حضرات اس کتاب کو پانچ فرض نمازوں کے بعد مستقل پڑھتے آ رہے ہیں۔ اس کتاب میں کافی غلط عقائد بھرے پڑے ہیں اور ساتھ ہی ایسے بے بنیاد قصے اور واقعات موجود ہیں، جنہیں سنا سنا کر نصف صدی سے بھی زیادہ عرصے سے لوگوں کے عقائد کو بگاڑا جا رہا ہے۔

ناشر فضائل اعمال جناب محمد انس صاحب نے اس کتاب میں موجود غلط عقائد کی نشاندہی ہو جانے کے بعد کھل کر اس کتاب اور تبلیغی

دیوبندی گروہوں کی طرف سے آپس میں مل کر پھیلائے جانے والی تعلیمات کے خلاف براءت کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے کھلے دل سے قرآن اور سنت پر مبنی مسلک کو قبول کر لیا ہے جو کہ صحابہ، تابعین اور سلف صالحین کا راستہ ہے۔ اور تمام تعریفیں صرف اللہ رب العزت ہی کے لئے لائق و زیبا ہیں۔

پچھلے چند سالوں سے دیوبندی مسلک میں بے چینی

پچھلے چند سالوں سے دیوبندی حلقوں میں کافی بے چینی دیکھی جا رہی ہے جو پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کافی لوگ دیگر مکاتب فکر کی اندھی تقلید کو چھوڑ کر خالص قرآن و سنت کی طرف مائل ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ جبکہ ماضی میں دیوبندی حضرات اہل حدیثوں کو یہ کہہ کر نظر انداز کرتے رہے کہ ان (اہل حدیث) کی تعداد اتنی کم ہے کہ وہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہ خود محسوس کرنے لگے ہیں کہ مسلک اہل حدیث ایک قوت ہے اور انہیں یہ بھی محسوس ہو گیا ہے کہ بزرگوں کی اندھی تقلید اور مذہبی تعصب میں گھرے ہوئے اس دیوبندی مسلک کے ستون کافی کمزور ہو چکے ہیں۔

دیوبندیوں کا دعویٰ اور اصل حقیقت

دیوبندی حضرات یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اہل توحید، علوم دینیہ کے طلبگار اور اہل اصلاح ہیں اور ایک مستند امام حضرت ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے ماننے والے ہونے کا بہت بڑا دعویٰ بھی کرتے ہیں، لہذا وہ اہل سنت میں سے ہیں، ایک ایسا مکتب فکر ہیں جن کا دوسروں سے زیادہ سے زیادہ اجتہادی مسائل میں اختلاف ہے۔ لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ وہ شریک عقائد اور بدعتی اعمال کو پھیلانے والے، اپنے بزرگوں کی واضح غلطیوں کا بے بنیاد دفاع کر نیوالے اور اپنے مذہب کو تقویت دینے کیلئے قرآن و حدیث میں تحریف کر نیوالے ہیں۔ تبلیغی جماعت کے نام پر ضعیف و موضوع احادیث کو عام کیا ہے اور ان کے ہاتھوں میں اس کتاب ”فضائل اعمال“ کو تھمایا ہے جس میں دین کی چند باتوں کے ساتھ بھت سارے بے بنیاد کہانیوں کا مجموعہ ہے جو تصوف کے ساتھ ساتھ دین حق سے انحراف کی دعوت دیتی ہے۔

عرب دنیا اور مغرب میں اہل دیوبند اور جماعت تبلیغ نے اپنے گمراہ کن عقائد کو چھپانے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ اس بات کا بالخصوص سعودی عرب میں مشاہدہ کیا گیا ہے جو کہ دینی علوم کا مرکز ہے اور جہاں پر کثیر تعداد میں اہل خیر اور دین دار لوگ بستے ہیں جنکی مالی امداد سارے عالم میں پہنچتی ہے۔ دیوبندی حضرات انکے حسن ظن کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی دعوت کو چھپے ہوئے انداز میں پھیلا رہے ہیں یہاں تک کہ انکے ہم مسلک اہم وزارتیں ملازمتوں پر بھی فائز ہیں۔ اس کی مثال جانی مانی شخصیت مولانا مکی کی ہے، جو کہ دیوبندی ہیں وہ آج بھی حرم شریف میں درس دینے کا کام انجام دے رہے ہیں۔ شاہ فہد پرنٹنگ پریس نے جہاں قرآن شریف کی عظیم پیمانے پر نشر و اشاعت ہوتی ہے اردو قارئین کیلئے دیوبندی تفسیر کو چھپوایا تھا۔ یہ تفسیر ”تفسیر عثمانی“ کے نام سے جانی جاتی ہے جس میں ترجمہ قرآن مولانا محمود الحسن دیوبندی اور تفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی کی ہے۔ اس تفسیر کے آغاز ہی میں اصحاب قبور سے استمداد کا گمراہ کن عقیدہ موجود ہے گرچہ واضح الفاظ میں نہیں۔ غرضیکہ شروع شروع میں سعودی عرب کے علماء اور مفتیان بھی دیوبندیوں اور تبلیغیوں کے بارے میں حسن ظن رکھتے تھے۔

علماء کرام کی جانب سے تبلیغی جماعت کا رد

اللہ کا شکر ہے کہ تبلیغیوں کے اسلام کے متفقہ عقائد سے انحرافات عرب کے سلفی علماء پر واضح ہو گئے اور انھوں نے اپنے تالیفات میں اس

جماعت کا تفصیلی رد کیا۔ ڈاکٹر شیخ تقی الدین الہلالی المراكشي رحمہ اللہ (دار السلام الرياض کی نشر کردہ مشہور تفسیر ”نوبل قرآن۔ Noble Quran“ کے مؤلف) نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام ”السراج المنير في تنبيه جماعة التبليغ على أخطائهم“ اور شیخ حمود بن عبد اللہ بن حمود التویجری نے ”القول البليغ في التحذير من جماعة التبليغ“ کے نام سے لاجواب کتاب مرتب فرمائی ہیں۔ ”القول البليغ“ کا اردو ترجمہ ”شرکیہ اعمال یا فضائل اعمال“ کے نام سے مولانا عطاء اللہ ڈیروی صاحب نے کیا ہے جو گھر جا کھی کتب خانہ لاہور، پاکستان سے پانچ سال قبل شائع ہوئی ہے۔ اس کتاب کے صفحہ اول پر ہی مفتی اعظم مملکت سعودی عرب الشیخ عبدالعزیز بن باز کا تبلیغی جماعت کے بارے میں فتویٰ موجود ہے، جس کو ہم اسی موضوع کے آخر میں اس فتویٰ کے اقتباسات ذکر کریں گے۔ پروفیسر طالب الرحمن جو ایک مشہور عالم دین ہیں، جنہوں نے اہل بدعت کے ساتھ بے شمار مناظرے کرنے کا شرف حاصل کیا ہے، انہوں نے ”الادیوبندیہ“ کے نام سے عربی کتاب تصنیف کی جس کے ذریعہ مزید دیوبندی مسلک کی حقیقتوں کو واضح کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ موصوف کی ایک اور کتاب ”جماعة التبليغ“ بھی عربی زبان میں پچھلے دنوں شائع ہو کر آئی ہے۔ ان سب کے علاوہ بعض اور لوگوں نے بھی کافی محنتیں کی ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کی محنتوں کو قبول فرمائے۔ آمین

جب تبلیغی جماعت کو نصیحت کرنے کی کوششیں ناکام ہو گئیں تب برصغیر کے اہل حدیث علماء نے اس جماعت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنا شروع کیا۔ اس سے قبل کئی اہل حدیث مساجد کے دروازے تبلیغی جماعت کے لئے کھلے تھے کیونکہ بظاہر یہ جماعت اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ لوگوں کو نماز اور دین کی طرف راغب کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد نہیں۔ تبلیغی جماعت کو اس بات کی دعوت دی گئی کہ وہ اپنے کام کو جاری رکھیں لیکن فضائل اعمال جسمیں بہت سارے قابل اعتراض واقعات ہیں جو چھوڑ کر اس کی جگہ مستند تفاسیر اور صحیح احادیث سے دعوت کا کام کریں۔

تبلیغی جماعت کے بارے میں

سابق مفتی اعظم مملکت سعودی عرب سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز کا فتویٰ

سوال: ہم تبلیغی جماعت اور ان کی دینی دعوت کے متعلق اکثر سنتے رہتے ہیں، میرا سوال یہ ہے کہ آیا اس جماعت میں میری شرکت جائز ہے یا نہیں؟ مجھے امید ہے کہ آپ میری خیر خواہی کے پیش نظر بہتر مشورہ دیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بڑا اجر عطا فرمائے۔

الجواب: ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دیتا ہے، مبلغ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے ”مجھ سے جو کچھ سنو اس کو دوسروں تک پہنچا دو خواہ وہ ایک بات بھی کیوں نہ ہو“ لیکن (شیخ الیاس ہندی کی) تبلیغی جماعت کی دعوت میں بے حد خرافات کے علاوہ بدعت و شرکیہ اقوال و اعمال بھی ہیں، لہذا اس جماعت کے ساتھ نکلنا جائز نہیں ہے۔ ہاں وہ شخص جو عالم ہو اور اس جماعت کے ساتھ اس مقصد کے لئے نکلتا ہے کہ وہ ان کو بدعتوں اور شرکیہ اقوال و اعمال سے منع کرے تو اس کا نکلنا جائز ہے، لیکن وہ اگر اس جماعت کے ساتھ مکمل متفق ہو کر نکلتا ہے تو یہ ناجائز ہے۔

اگر بہت سی نظام الدین اولیاء سے ہندوستان کی اس تبلیغی جماعت کے علاوہ کوئی اور جماعت صحیح دین کی تبلیغ کے لئے نکلی ہو اور اس کے ساتھ صاحب علم و بصیرت اصحاب ہوں تو ایسی جماعت میں نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نوٹ: شیخ عبدالعزیز بن باز کا یہ فتویٰ ۱۴۱۶ھ کی کیسٹ سے ماخوذ ہے۔ ہم نے یہ فتویٰ ”شرکیہ اعمال یا فضائل اعمال“ سے نقل کیا ہے، جس کو مولانا عطاء اللہ ڈیروی صاحب نے گھر جا کھی کتب خانہ سے شائع کیا ہے۔

تبلیغی دعوت

تمام نصیحتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے تبلیغی جماعت نے اپنے کام کو اسی انداز میں جاری رکھا۔ کیونکہ وہ برصغیر میں اکثریت میں ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اس خطے میں صحیح عقیدے سے لوگ غافل ہیں اور عرصہ دراز سے عوام الناس کا یہ رویہ رہا ہے کہ تمام دینی امور کو کسی مولوی کے سپرد کر کے خود کبھی صحیح یا غلط معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ان علاقوں میں تبلیغی خوب جانتے ہیں کہ وہ بے خوف قرآن مجید کی آیتوں کی غلط تفسیر بیان کر کے لوگوں پر اس بات کا زور ڈال سکتے ہیں کی ان کے ساتھ تفریح میں شامل ہونا ہی اللہ کی رضا ہے۔

کئی اہل حدیث علماء نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے جماعت تبلیغ کے بارے میں لوگوں کو آگاہی کروائی جن میں خاص کر شیخ معراج ربانی حفظہ اللہ، شیخ عطاء اللہ ڈیوی حفظہ اللہ، شیخ طالب الرحمن اور دیگر علماء بھی شامل ہیں۔ اس جماعت کو بے نقاب کرنے میں ان لوگوں کا بھی بڑا کردار ہے جو اس جماعت کو چھوڑ چکے ہیں۔

اس کے نتیجے میں بہت سارے لوگوں نے قرآن اور سنت کی راہ کو اپنالیا اور ان میں سے اکثریت ان تعلیم یافتہ اور باشعور لوگوں کی ہے جن میں تحقیق کرنے کی، بات کو سمجھنے کی اور جھوٹ اور سچ کے درمیان فرق محسوس کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

اس کے علاوہ جن لوگوں نے جماعت تبلیغ کو چھوڑا، ان میں بہت سے ایسے ہیں جو بیرونی ممالک چلے گئے ہیں جہاں پر تبلیغیوں کا دبدبہ نہیں ہے۔ اور وہاں انہیں قرآن و سنت کی تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ملے۔ برصغیر پاک و ہند کے ماحول میں تبلیغی حضرات اپنے ہم مسلک کو قرآن و حدیث پڑھنے سے روکتے ہیں یا دوسروں کی بات سننے سے منع کرتے ہیں۔ اسی لئے میں نے اپنے اس مضمون کے شروع ہی میں ذکر کیا ہے ”آج جبکہ فرقہ بندی، مسلکی عناد اور مذہبی تعصب عام ہے۔ اس پر فتن دور میں اگر کوئی رہنمائی طلب کرتے ہوئے حق کو تسلیم کر لے، تو یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا رحم و کرم ہوگا۔“ اور صرف وہی شخص جو اُس ماحول میں رہ چکا ہو وہی صحیح طرح اس بات کی اہمیت کو سمجھ سکتا ہے۔

دیوبندی ردِ عمل

آخر کار دیوبندی حضرات نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ وہ محض انہیں (اہل حدیث کو) بھلا برا کہہ کر انکی دعوت کا مقابلہ نہیں کر سکتے، کیونکہ اُن کو اُسی طرح قرآن و حدیث کے حوالوں کے ساتھ جواب دینا ہے جس طرح اہل حدیث قرآن و حدیث کے حوالے سے بات کرتے ہیں۔ اس لئے دیوبندی حضرات نے ہندوستان میں ملکی سطح پر ”تحفظ سنت“ کے نام سے ایک بہت بڑی کانفرنس منعقد کی اور اُسی طرح دوسرے ملکوں میں بھی کیا۔ جماعت اہل حدیث کے خلاف کافی کتابیں اور پمفلٹس بھی تقسیم کئے گئے، علماء اہل حدیث نے اُن کی کتابوں اور پمفلٹس میں موجود ہر اشکال کا الحمد للہ تحریری اور تقریری دونوں انداز سے جواب دیا ہے۔ اور ان سب کو ہم اپنی ویب سائٹ www.ahya.org پر انشاء اللہ جلد ہی نشر کرینگے۔

اُن کانفرنسوں کے نتیجے میں بہت سے لوگ اہل حدیث سے متعارف ہوئے اور اہل حدیث علماء کی کتابیں پڑھنا شروع کیں۔ اس طرح ان میں جاننے کا شوق پیدا ہوا کہ سچائی کیا ہے؟ بہر حال اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو سچائی کی طرف آنے میں ان کانفرنسوں کو معاون ثابت کیا۔ ”لہذا دیوبندی اپنے پاؤں پر خود کلبھاڑی مار بیٹھے، کیونکہ علم حاصل کرنے، حوالہ جات کا تجزیہ کرنے اور قوی دلائل کو اختیار کرنے کا راستہ حق کی طرف ہی نکل پڑتا ہے۔“

محمد انس صاحب۔ مالک ادارہ اشاعت دینیات کا انٹرویو

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جناب محمد انس صاحب کو استقامت عطا کرے کہ جس نے انہیں حق کی طرف رہنمائی فرما کر ان کی اصلاح فرمائی۔ ہمارے بھائی محمد عاقل جنہوں نے جناب محمد انس صاحب کا یہ انٹرویو لیا ہے۔ وہ دراصل دعوتی میدان میں سرگرم ہیں اور انکی بہت ساری محنتوں سے تیار کیا گیا مواد بھی انٹرنیٹ پر موجود ہے اور ساتھ ہی وہ حدیث گروپ بھی چلاتے ہیں۔

اس انٹرویو میں جناب محمد انس صاحب نے فرمایا ہے کہ انہوں نے فضائل اعمال اور دیوبندی مکتب فکر کی دوسری کتابوں میں موجود خرافات و بدعات اور شرک و تصوف کو کس طرح پہچانا اور یہ بھی بتایا ہے کہ انہیں قرآن و سنت پر عمل پیرا ہونے میں کس طرح کی مشکلوں اور دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

جناب محمد انس صاحب نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ www.ahlehadees.com سے واقف ہیں اور اس میں موجود علماء کرام کی تقاریر سے کافی مستفید ہوئے ہیں۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

”اگر اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا کر دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اُونٹوں سے بھی زیادہ بہتر ہے۔“

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے تمام بھائیوں کی محنتوں کو قبول فرمائے جو اس ویب سائٹ کی تعمیر و ترتیب میں ہر وقت خدمات انجام دیتے رہتے ہیں چاہے وہ ہندوستان میں ہوں، یا سعودی عرب، امارات، کویت میں۔ ہم اُن سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

محمد انس صاحب سے انٹرویو (گفتگو کا مختصر متن)

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ انس صاحب! آپ کا تعلق ہندوستان کے ایک بڑے ادارے سے ہے بلکہ آپ اس ادارے کے مالک ہیں جس نے فضائل اعمال کو پوری دنیا میں پھیلانے میں ایک اہم رول ادا کیا ہے۔ آپ براہ کرم ہمیں اپنے بارے میں مختصر سا تعارف کروائیں اور اپنے ادارے کے بارے میں۔

محمد انس: میرا مختصر سا تعارف یہ ہے کہ ”بلند شہر“، چھوٹا سا قصبہ ہے وہاں کا رہنے والا ہوں میرے والد وہیں سے آئے تھے اور یہ کاروبار وہیں سے شروع کیا تھا اور تبلیغی کتابوں سے ہی شروع کیا تھا۔ یہ تبلیغی طرز کی کتابیں ہیں پوری یہیں چھاپی تھیں اور آج تک وہی چھاپ رہے ہیں۔

محمد عاقل: انس صاحب! آپ کا پورا نام کیا ہے؟

محمد انس: میرا پورا نام ”محمد انس“ ہے۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ انس صاحب! ہمیں حافظ شکیل احمد صاحب میرٹھی، دارالکتب الاسلامیہ نے بتایا ہے کہ آپ نے مسلک حق تسلیم کیا ہے۔ آج آپ تقلیدی پابندیوں سے آزاد ہو کر قرآن و سنت پر عمل پیرا ہیں، برائے کرم ہمیں بتائیں کہ یہ راہ نجات کس طرح ملی اور کس طرح آپ اہل حدیث ہوئے؟

محمد انس: اصل میں کیا ہے کہ مجھے اپنی زندگی گزارنے کے لئے مسائل کو دیکھنے کی ضرورت پرتی تھی تو یہ فقہ حنفی، کیونکہ یہ رائج ہے اور اسی میں ہم پلے بڑھے، جب ہم ان کتابوں کو دیکھتے تھے تو اس میں بھی ریفرنس کم ہی ہوتا تھا۔ کسی عالم نے بات کہی تو ایسا لگتا تھا کہ اپنی بات کہہ رہے

ہیں۔ یقین نہیں ہوتا تھا۔ پھر کھوج کی جستجو شروع کی کہ بھائی جو بھی مسائل ہوں وہ حدیث کی روشنی میں ہونے چاہئیں اور میں نے اُس کی جستجو کے لیے کتابیں تلاش کیں، ڈھونڈیں، پڑھیں تو بہت بڑا فرق نظر آیا یہ مسلکی اختلافات ہیں اور قرآن وحدیث کے درمیان۔

محمد عاقل: آپ کو ایسی خاص جستجو کے دوران یا کوئی چیز جیسے آپ صبح بیان کر رہے تھے کہ پہلے میں نے کچھ سیڈیز (CDs) سنی اور کچھ ویب سائٹ اور وہ کیا تھا، آپ ذرا بتائیں؟

محمد انس: دشواریاں تو بہت ہیں اور ابھی آرہی ہیں اللہ تعالیٰ مجھے استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔ اصل میں جب سے میں نے یہ شروع کیا ہے ہر آدمی مجھے چونکہ ہم اُسی معاشرے اور اُسی ماحول میں رہتے ہیں۔ جہاں مسکوں کی اور چلا جاتا ہے تو ہر آدمی مجھے تیرہی نظر سے دیکھتا ہے، جیسے میں نے کوئی بہت بڑا جرم کر لیا ہے۔ حالانکہ قرآن وسنت کو اختیار کرنے کی کوشش کی ہے، اُس پر عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ مگر ہر آدمی جو ہے میرے رشتے دار خود مجھ سے مڑے ہوئے ہیں، صرف چند لوگوں کو چھوڑ کے باقی سارے رشتے دار مجھ سے اس وقت کٹے ہوئے ہیں۔ اگر ان سے ملنے کو جائیں تو عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں جب میں نے لڑکے کی شادی قرآن وسنت کے مطابق کی، فروری میں اور میں نے کوئی بارات وغیرہ، کسی کو نہ بلایا، کوئی کچھ نہیں کیا، تو اس پر فروری سے لے کر آج تک سب ناراض ہیں۔ میں نے کوئی بارات نہیں صرف ایک گاڑی میں اپنے بچے کو لے گئے اور یہاں سے ایک سیٹ خالی لے کے گیا گاڑی کی تاکہ بہو بیٹھ کر آجائے۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ آج صبح فرما رہے تھے کہ جب آپ جستجو کر رہے تھے، تحقیق کر رہے تھے تو آپ نے کچھ سیڈیز (CDs) سنی تھیں، داکٹر اسرار کی یا کس کی اور پھر کوئی ویب سائٹ آپ کو کس نے بتائی تھی۔ وہ کیا سلسلہ تھا یا ذرا آپ دوبارہ بتائیگی۔

محمد انس: ہاں جی میں اصل میں پاکستان گیا تھا اور وہاں میں نے کچھ سیڈیز (CDs) خریدیں جو مجھے اچھی لگیں، انہیں لایا اور رکھی رہیں میرے کمرے میں، چھوٹا بھائی آیا اور وہ سیڈیز (CDs) اٹھا کے لے گیا، مجھے تو خبر بھی نہیں، جب اُس نے سنی وہ سیڈیاں (CDs) اور مجھ سے پوچھنے لگا بھائی! کیا آپ سارے سیڈیز (CDs) سنیں؟ میں نے کہا: میں نے تو نہیں سنیں، تو اُس نے کہا کہ آپ سنیئے اُن کو، بہت اچھی سیڈیاں (CDs) ہیں، وہ خواتین سے متعلق اور پردے سے متعلق وہ سیڈیز (CDs) تھیں۔ جب میں نے سنا تو واقعی میرے آنسو نکل پڑے کہ ہم اب تک کیا کر رہے، کیا کرتے رہے۔ ہماری زندگی برباد اور کچھ بھی نہیں کر سکے تو پھر الحمد للہ گھر میں جو پردہ جیسا ہونا چاہیے، شرعی، ہم نے پردہ الحمد للہ شروع کیا، اللہ نے توفیق دی اور کرتے رہے ہیں جیسے دیور بھائی کا جیٹھ سے بھائی کی بیوی کا۔ پھر اس طرح الحمد للہ وہ کر رہے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے۔ اُس کے بعد میں نے انٹرنیٹ پر کچھ اہل حدیث ڈاٹ کوم (www.ahlehaddees.com)، وہاں سے کچھ عطاء اللہ دیوی صاحب اور مولانا صفی الرحمن مبارک پوری صاحب اور معراج ربانی اور بدیع الدین صاحب اور کئی حضرات کے میں نے بیانات سنے وہ مجھے اچھے لگے۔

محمد عاقل: اللہ پاک آپ کو جزاء خیر دے۔ آج ہی صبح شیخ معراج ربانی سے آپ کا تذکرہ کر رہا تھا۔ انہیں آپ کے بارے میں خوش خبری دی کہ آپ ان کی اور مولانا صفی الرحمن مبارک پوری حفظہ اللہ کی تقاریر کی کیسٹوں کو سن کر الحمد للہ راہِ حق پر آئے ہیں۔ انہوں نے آپ کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے، جس طرح آپ نے ماضی میں فضائل اعمال کی خدمت کی ہے اُس سے کہیں زیادہ قرآن وسنت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ہمیں بتائیں کہ کیا آپ دعوتِ حق کو عام کرنے میں جدوجہد کر رہے ہیں اور اگر ہاں تو کس طریقہ سے؟

محمد انس: ایسا ہے کہ اس سلسلہ میں بہت کچھ کرنا چاہتا ہوں تاکہ لوگوں کے درمیان جو غلط چیزیں پھیلی ہوئی ہیں یہ ختم ہوں، پہلا قدم میں

نے یہ اٹھایا کہ میں نے ایک لسٹ تیار کی ہے جو اپنے مکتبے میں کتابیں بیچتا تھا اور میں تعویذات کی ساری کتابیں رکھا کرتا تھا۔ نقش سلیمانی، کنز الحسین، شمس المعارف الکبریٰ اور نفیس المعانی و اعمال قرآنی وغیرہ وغیرہ۔ اعمال قرآنی تو میں رکھتا تھا، میں اس دھوکے میں تھا یہ اعمال قرآنی ہے۔ قرآن کے عملیات ہیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہوگی۔ مگر ایک روز میں نے معراج ربانی صاحب کی ایک تقریر سنی، اُس میں میں نے صفحہ نمبر دیکھا تو اس پر مجھے شرم کے مارے اتنا دکھ ہوا کہ میں نے فیصلہ کر لیا کہ اسکو بھی نہیں بیچنا۔ بہر حال میں نے بہت ساری کتابیں جو صوفی ازم پر ہیں اور جن میں شرک و بدعت بھرا پڑا ہے، ان کتابوں کو میں نے بیچنا بند کر دیا ہے۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزاء خیر دے۔ اہل حدیث ہونے کے بعد آپ کو جو دشواریاں آرہی ہیں کسی طرح کی ہیں اور کس نوعیت کی ہیں؟
 محمد انس: بس جب میں نے وہ کتابیں رکھنی شروع کیں جو قرآن و سنت کے مطابق ہیں، تو ان پر اصل میں کیا ہے کہ ہم جس معاشرے میں ہیں یا جس جگہ ہمارا کاروبار ہے، وہاں سارے حضرات دوسرے نظریہ کے ہیں، اُس میں میں نے جو کتابیں رکھیں اور ہم بیچتے ہیں تو ان میں سلفی لکھا ہوا ہوتا ہے نام کے ساتھ یا اس میں کوئی ایسی چیز ہوتی ہے کہ انہیں یہ احساس ہو جاتا ہے کہ یہ مکتب فکر دوسرا ہے وہ پھر پریشان ہو کر لیتے نہیں۔ یہاں پر جو دہلی میں علامہ ابن باز اسٹڈیز سنٹر ہے، وہاں سے میں نے کچھ کتابیں منگوائیں کہ یہ اچھی کتابیں ہیں، ان کو رکھوں، اس سے یہ مصیبت رہی کہ جب میں نے دیکھا کہ ان میں لکھا ہے ڈاکٹر لقمان سلفی، اُس کی وجہ سے کوئی لیتا نہیں ہے۔ یہ دشواری اس طرح کی آرہی ہے سامنے۔

محمد عاقل: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یہ تو عجیب و غریب بات ہے کہ آدمی نام کو دیکھ کر کتاب نہ لے بہر حال۔
 محمد انس: وہی تو افسوس کی بات ہے، کیا کیا جائے؟

محمد عاقل: آپ ہمت سے کام لیجئے اللہ رب العالمین قرآن مجید میں فرماتا ہے: وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لّٰہُ مَخْرَجًا۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرینگے تو اللہ راستہ دکھائے گا۔ اللہ رب العالمین فرماتا ہے: وَیَسِّرْ لّٰہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ آپ کو رزق عطا فرمائے گا جہاں سے آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ اکیلے اہل حدیث ہوئے ہیں یا آپ کے ساتھ مزید افراد بھی تبدیل ہوئے ہیں؟
 محمد انس: الحمد للہ، میری بیوی، میرے سارے بچے الحمد للہ سب اُسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح قرآن و سنت کہتا ہے۔ اُسی طرح سے نماز پڑھتے ہیں الحمد للہ اور ہم ایک گھر میں ۱۵-۲۰ منٹ کا مذاکرہ بھی کرتے ہیں کبھی کوئی کتاب لے لیتے ہیں، جیسے محمد اقبال صاحب کیلانی کی کتاب ہے کتاب الصلوٰۃ وہ سنائی ہم نے، اُس سے بہت معلومات ہوئیں۔

محمد عاقل: الحمد للہ۔ آپ صبح بتا رہے تھے، اپنی بچی کی شادی ہوئی اور شادی کے بعد جو دشواریاں ہوئی ہیں وہاں پر، کیا خیال ہے صرف اُسے اس لئے تنگ کیا جا رہا ہے کہ اُس نے رفع الیدین کرنا شروع کر دیا ہے؟

محمد انس: جی ہاں یہی وجہ ہو سکتی ہے اور کیا؟ یہی وجہ ہے، وہ اُس چیز کو سمجھتے ہی نہیں ہیں کہ یہ سنت ہے۔ حالانکہ میں نے دلائل بھی پیش کئے۔ بتایا، کچھ کتابوں کی فوٹو کاپیاں کر کے میں نے انہیں کچھ چیزیں بتائیں کہ ہمارے خفی علماء مولانا عبدالحی لکھنویؒ اور دیگر حضرات امام محمدؒ وغیرہ سب بتاتے ہیں کہ ثابت ہے، سنت ہے۔ مگر ایسے اندھے ہیں آنکھوں کے کہ سمجھ میں نہیں آتی بات، مانتے ہی نہیں کتنا بھی سمجھا لو انکو، سمجھ آتی ہی نہیں ان لوگوں کو۔

محمد عاقل: اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا فرمائے۔ تبدیلی کے بعد آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟ آپ شرک و بدعات کی زندگی چھوڑ کر آئے ہیں

اور تو حید کی شاہ راہ پر اب کھڑے ہیں، کیا آپ کو دلی اطمینان ہے کیا؟

محمد اُنس: بالکل ایسا اطمینان ہے کہ آج میں انشاء اللہ مرجاؤں تو انشاء اللہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ رحم کا معاملہ کرے گا اور جو میں نے کوشش کی ہے سنت کی پیروی کرنے کی وہ بھی انشاء اللہ قابل قبول ہوگی، مجھے اللہ کی ذات پر تو قہر ہے۔

محمد عاقل: انشاء اللہ تعالیٰ

محمد اُنس: میرا دل شیشے کی طرح بالکل صاف ہے اور اطمینان ہے مجھ کو الحمد للہ

محمد عاقل: الحمد للہ، آپ چونکہ کتابوں کا کاروبار کرتے ہیں آپ کی تبدیلی سے کیا آپ کے تجارتی کاروبار اور معیشت پر اثر پڑا ہے۔

محمد اُنس: جی یقینی چونکہ یہ جو فضائل صدقات اور فضائل حج میں کام کرنا بند کیا ہے وہ میں ۱۲ یا ۱۵ زبانوں میں چھاپتا ہوں اردو، ہندی، انگلش اور فرنچ ۴ زبانوں میں، وہ اچھی خاصی تعداد میں بک جاتے ہیں۔ اردو کا تو یہ ہے کہ (۵۰۰۰) پانچ ہزار کا ایڈیشن دو مہینوں میں ختم ہو جاتا ہے، فرق آمدنی پر پڑ رہا ہے۔ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں اگر اللہ نہ کرے فاتے کی بھی نوبت آجائے تو مجھے منظور ہے۔ مجھے آنکھ بند ہونے پر موت آنے پر ہر چیز کا حساب دینا ہے۔

محمد عاقل: اللہ تعالیٰ آپ کے لئے آسانی فرمائے اور آپ کے کاروبار میں ترقی و برکت عطا فرمائے۔ اُنس صاحب آج آپ کو علم ہو چکا ہے کہ اس کتاب میں، جس کی آپ تجارت کرتے رہے ہیں ماضی میں، شریک عقائد کی بھرمار ہے کہیں علم غیب بزرگوں کو ہو رہا ہے، کہیں مدد کے لئے خود اللہ کے رسول ﷺ بادلوں میں تشریف لا رہے ہیں کہیں قبر رسول ﷺ پھٹ رہی ہے اور اللہ کے رسول قبر سے ہاتھ نکال کر مصافحہ کر رہے ہیں تو کہیں اکابر تبلیغی جماعت اپنے سلام کا جواب بھی قبر سے سن رہے ہیں۔ کیا آپ ان عقائد کے جاننے کے باوجود بھی آپ یہ جو مختلف زبانوں میں ترجمے آپ کے ہاں رکھے ہوئے ہیں ان کی فروخت یا آئندہ مستقبل میں آپ ایسا کاروبار جاری رکھیں گے۔

محمد اُنس: نہیں۔ میں تو بالکل گناہ سمجھتا ہوں، میں اپنے بھائیوں سے کہتا ہوں کہ تین بھائی ہیں ہم، دو تو بالکل متفق ہیں ہم ایک چھوٹا اور میں سب سے بڑا ہوں۔ تو میں یہی چاہتا ہوں ان لوگوں سے کہ اگر میں اکیلا مالک ہوتا تو میں انکو دریا میں ڈال چکا ہوتا۔ میں انکو بیچتا ہی نہیں چاہے میں کوئی بھی اور چیز بیچتا، مگر ان کتابوں کو نہیں بیچتا۔ اب انکو آہستہ آہستہ ہموار کر کے فضائل صدقات اور فضائل حج پر لایا ہوں اور آگے بھی ہمارا ٹارگٹ ہے کہ فضائل اعمال اول جو ہے، جس میں سات آٹھ کتابیں ہیں اس کو بھی بند کرنا ہے۔ انشاء اللہ۔

محمد عاقل: ان شاء اللہ تعالیٰ۔ فضائل اعمال کے بارے میں آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے کتنا عرصہ پہلے اسے شائع کرنا شروع کیا تھا یا آپ کے والد نے یہ شروع کی تھی۔

محمد اُنس: سب سے پہلے آفسٹ پر ہمارے والد نے ہی اسے شائع کیا تھا۔ ورنہ یہ لیتھو پر کہیں سے چھپا کرتی تھی اور میرے والد نے ہی اس کو اچھی کتابت کرا کے تقریباً پچاس سال ہوئے ہوئے ہو گئے میرے خیال سے، میرے والد نے شروع کیا تھا۔ الگ الگ حصے تھے، پہلا پہلے چھاپا تھا فضائل نماز وغیرہ وغیرہ۔ پھر اسے ایک جلد کر دیا تھا، اُس کا نام تبلیغی نصاب رکھا تھا۔ وہ میرے والد کا ہی رکھا ہوا تھا۔ مولانا زکریا نے نہیں رکھا تھا۔ میرے والد کا رکھا ہوا تھا۔

محمد اُنس: ہاں، اس کے بعد اس میں چونکہ بعض بریلوی حضرات نے اعتراضات کئے یا اور لوگوں نے کچھ کئے ہوئے تو اس کا نام چینیج کر دیا گیا، فضائل اعمال کر دیا گیا۔

محمد عاقل: آپ کا کاروبار بالکل تبلیغی جماعت کے مرکز کے پاس ہے یعنی نظام الدین میں، کیا ماضی میں آپ کسی تبلیغی بڑی شخصیت کے قریب رہے ہیں؟

محمد انس: جی میں الحمد للہ مجھے سبھی ایسا کہتے رہے کہ تم کیوں حاضری نہیں دیتے۔ کبھی میں جاتا بھی تھا اصل میں پہلے اپنے جو وہاں ہمارے کسٹمرز آتے تھے، آج بھی آجاتے ہیں، جاتا بھی تھا تو لوگ سمجھتے کہ وہ شاید اپنے مطلب سے آیا ہے تو میں جانا پسند ہی نہیں کرتا تھا۔ خود ہی کسٹمرز یہاں آجاتے تھے۔ ہمارے آفس آجاتے تھے میں وہیں ان سے بات کر لیتا تھا۔ میں جاتا نہیں تھا صرف اس وجہ سے کہ چند لوگ بہت اچھی نظروں سے نہیں دیکھتے تھے۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزاء خیر دے۔ گفتگو کے آخر میں کیا اُن تجار کو کوئی پیغام دینا چاہیں گے کہ جو آج بھی اس کتاب کی نشر و اشاعت میں لگے ہوئے ہیں۔

محمد انس: جی مجھے تو اس کتاب کے بارے میں کہنا ہے کہ جو بھی ایسی کتابیں ہیں جو عقائد کو خراب کرنے والی ہیں، اور یہ تو بالکل عقیدہ خراب کرنے والی ہیں، ان کی روزی بھی میں سمجھتا ہوں ٹھیک نہیں ہے۔ جن سے اُنکو بچ کر ان کو پھیلا کر جو روزی حاصل ہوتی ہے اس میں بھی شک ہے کہ وہ ٹھیک نہیں ہوگی تو احتیاط کرنی چاہیے اور ایسی کتابیں، کتابیں تو بہت ہیں صحیح کتابیں کیوں نہیں بیچتے؟۔ بھائی ”طوطا مینا کی کہانی“ فلاں فلاں کی کہانی ”کبوتر نامہ“ یہ سب خرافات کی کتابیں ہیں تو کوئی اچھی کتابیں موجود ہوں تو رکھنا، انہیں پھیلا نا چاہئے، بیچنا چاہئے۔

محمد عاقل: آپ اپنے ادارے میں بہشتی زیور بھی رکھا کرتے تھے کیا؟

محمد انس: بہشتی زیور میں چھاپتا تھا۔ اب کیا ہے، لیکن اب تو ابھی کیونکہ بھائیوں کا معاملہ ہے اُن کے مشورے سے میں نے لسٹ بنا رکھی ہے کہ کون کونسی کتابیں ہیں اور مطالعہ بھی کر رہے ہیں اور وہ کون کونسی چیزیں اس طرح کی ہیں جن میں اشکالات ہیں۔ تو اس میں اگر ایک لائن بھی مل جائے گی یا مل جاتی ہے تو میں اُس کو اپنے ہاں رکھنا بند کر دوں گا۔

محمد عاقل: آپ کے جو بھائی ہیں دو، جو آپ نے فرمایا کہ مزید دو بھائی ہیں۔ اُن میں سے ابھی کوئی اہل حدیث نہیں ہوا؟

محمد انس: جی یوسف ہے، چھوٹا والا ہی ہے۔ میں نے جو کہ بتایا تھا کہ پہلے چھوٹے والے نے رفع الیدین کرنا شروع کیا اور مجھے کہا کہ بھائی جب یہ چیزیں صحیح ہیں تو بھائی آپ ڈرتے کیوں ہیں؟ آپ بھی رجوع کیجئے۔ جب حق ہے اور حضور ﷺ کی سنت ہے تو، اور آپ ﷺ کی وفات تک کا عمل ہے تو کیوں نہیں کرتے۔ پھر میں نے شروع کیا، میں نے کہا ٹھیک ہے صحیح کہہ رہا ہے۔

محمد عاقل: کیا آپ تبلیغی جماعت کے افراد تک کوئی پیغام پہنچانا چاہیں گے کہ جو اُن کے لئے مشعل راہ بن جائے اور اُن کو راستہ دکھائے۔

محمد انس: صحیح بات یہ ہے کہ جی ہاں جی ہاں، ہر آدمی کا فرض ہے کہ قرآن و سنت کو ڈھونڈیں اور اپنے اعمال کو دیکھیں کہ یہ قرآن و سنت کے مطابق ہیں یا نہیں؟ چاہے وہ تبلیغ والا ہو یا کوئی بھی ہو۔ ہر آدمی کو عمل کرتے ہوئے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ قرآن و سنت کے مطابق ہے یا نہیں؟، تو یہ پیغام تو ہر ایک کے لئے ہے۔

محمد عاقل: جو لوگ اس طرح کی کتابیں مرتب کر رہے ہیں خاص کر علماء دیوبند، کیا آپ اپنے اس پیغام میں کچھ ان کے لئے، ان کے بارے میں کہنا چاہیں گے؟ اس طرح کی کتابیں جن کے اندر شرکیہ اعمال ہیں جیسا آپ نے فرمایا اعمال قرآنی ہے اس کے اندر شرکیہ اعمال ہیں اور اعمال قرآنی میرے خیال میں مولانا اشرف علی تھانوی کی لکھی ہوئی ہے۔

محمد انس: جی ہاں وہ مولانا تھانوی صاحب کی ہے۔

محمد عاقل: وہ بہر حال اس دنیا میں نہیں ہیں۔

محمد انس: وہ کتابیں ان کی طرف منسوب کی گئی ہیں یا انہوں نے ایسا لکھا ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ مگر جو چیزیں مجھے اُس میں نظر آئیں وہ بالکل قرآن و سنت کے خلاف تھیں تو میں نے اس کو اپنے ہاں رکھنا اور بیچنا بند کر دیا۔

محمد عاقل: نہیں اُن کی طرف منسوب تو نہیں ہوئی ہے اگر منسوب ہوتی تو علماء دیوبند اس بات پر ضرور اُس پر ضرب لگاتے کہ مولانا کی طرف غیر ضروری چیزیں منسوب کی گئی ہیں۔ مولانا ان سے بری ہیں، بلکہ اس کے باوجود اس کی تائید میں علماء دیوبند ہمیشہ لکھتے رہتے ہیں تو یہ منسوب نہیں ہے، بلکہ یہ انہیں کی اپنی کتاب ہے۔

محمد انس: حکایاتِ اولیاء میں نے پڑھی ہے، حضرت اس کو پڑھ کر میں تو دنگ رہ گیا، میں نے کہا کہ یہ مولانا تھانوی کی کتاب ہے! ارواحِ ثلاثہ اُسی کا دوسرا نام ہے۔

محمد انس: میں نے جب اس کا تھوڑا سا حصہ دیکھا تو مولانا عبد اللہ طارق صاحب جو ہیں، اُن سے کہا کہ بھائی! یہ کیا چیزیں ہیں، تو بولے ہاں بھائی مجھے بھی بتایا گیا ہے کہ کیسے لکھ دیا ان لوگوں نے اور کیا ہو گیا؟ فوراً میں نے اسے بند کر دیا۔ تقریباً ساٹھ ستر کتابیں ہیں جنہیں میں نے بند کیا ہے۔

محمد عاقل: تاریخِ مشائخِ چشت آپ کی نظر سے گزری مولانا زکریا کی؟

محمد انس: وہ بھی بند کی ہے، آج کل نہیں منگواتا ہوں۔ میں نے ایسا کچھ لیٹرچر تلاش کیا ہے، جس میں ان کتابوں کے متعلق نشاندہی کی گئی ہے کہ فلاں کتاب میں فلاں بات ہے، اسکو اُن حوالوں کو بھی دیکھتا ہوں، پڑھتا ہوں اور پوری بات پر مولانا سے مشورہ بھی کرتا ہوں، جب وہ کہتے ہیں کہ ہاں بھائی ٹھیک ہے تو میں اسکو اپنے ہاں بند کر دیتا ہوں۔ اصل میں میں کسی کو کتاب دے دیتا ہوں اور کسی نے صفحہ نمبر دکھا دیا، پھر پہلے میں خود دیکھتا ہوں۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزاءِ خیر عطاء فرمائے۔ جو لوگ اس طرح کی کتابیں مرتب کر رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں علماء دیوبند خاص طور پر یا بریلوی حضرات اندھی تقلید اُن کو قرآن و سنت تک نہیں پہنچنے دے رہی، حق کو جاننے کے باوجود بھی حق بیانی نہیں کر پارہے ہیں۔ کیا اُن لوگوں کے لئے کچھ آپ کہنا چاہینگے کہ عمدہ کتابیں لکھیں، لوگوں کو قرآن و سنت کی باتیں کہیں، اس طرح کی کوئی بات؟

محمد انس: حضرت! ضرورت اس بات کی ہے کہ صحابہ ہی ہماری اساس ہیں، جو ہمارے لئے دین کو انہوں نے پہنچایا ہم تک، صحابہ اور بڑے بڑے محدثین، ان پر کتابیں نہیں ہیں۔ صحابہ پر آج کتابیں ڈھونڈتے ہیں، ملیں گی نہیں اور آج کل کے یا سو سال پہلے تک کے لوگ ہیں، علماء ہیں، اُن کے فلاں کے ملفوظات، فلاں کے ارشادات اور فلاں کے وہ اور وہ، سب کتابیں مل رہی ہیں اُن کے جو مرید ہوتے ہیں بزرگ انتقال فرما جاتے ہیں تو وہ ان کی سوانح لکھ دیتے ہیں اور وہ لکھ دیتے ہیں کہ اُن کے یہ ارشادات ہیں یہ ان کے ملفوظات ہیں، تو یہ نہیں ہونا چاہیے ورنہ تو ہم اپنے صحابہ کو بھلا دینگے، چند دن میں، اور چند سو سال کے بعد کیا ہوگا، بھول جائینگے ہم سب انکو، آج بھی بھولے ہوئے ہیں۔ عشرہ مبشرہ پر کتابیں ڈھونڈتے ہیں، ملتی نہیں۔

محمد عاقل: جی صحیح فرمایا آپ نے، واقعی یہ ایک اہم ترین چیز ہے، جو تجار ہیں جو کتابوں کے فیلڈ میں اترے ہوئے ہیں ان کو چاہیے کہ اس طرح کی کتابیں نشر کریں جن میں صحابہ اور صحابیات کے واقعات ہوں اور قرآن و سنت سے جو ثابت چیزیں ہوں ان کو منظر عام پر لے کر آئیں

، آپ علماء اہل حدیث کے لئے کوئی پیغام دینا چاہیں گے اس گفتگو کے دوران؟ کیونکہ آپ علماء اہل حدیث کی کیسٹوں اور اُن کے لیٹر بچر سے الحمد للہ۔ اللہ رب العالمین آپ کو توحید کی طرف لایا ہے۔ علماء اہل حدیث کے لئے کوئی پیغام ہے آپ کے پاس؟

محمد انس: میری تو یہی بات ہے کہ کیونکہ وہ کتابیں لکھتے ہیں، ہمارے ہاں اس طرح کی کتابیں، میں نے بہت ساری کتابیں رکھنے کی کوشش کی، نماز کے ٹاپک پر انتہائی اچھی کتابیں ہیں، سلفی حضرات کی جو اپنے آپ کو کہتے ہیں کہ ہم سلفی ہیں۔ اُن کی کتابیں انتہائی عمدہ قرآن و سنت کے مطابق ہیں۔ مگر وہ ایک لفظ جو لگا ہے ان کے ساتھ اس کو لوگوں نے اتنا بدنام کر دیا، اس کو اتنا وہ کر دیا وہ اس کو دیکھتے ہی منہ اُدھر کر لیتے ہیں۔ اور اُس کتاب کو اٹھاتے ہی نہیں۔ تو یہ ہونا چاہیے کہ اس لفظ سے بھی بچیں تو عوام کو فائدہ ہونے کی توقع زیادہ ہے۔ جہاں اس طرح کے لوگ ہیں یا اُن حلقوں میں آپ کی کتابیں نہیں پہنچ پارہی تو اس طرح سے اس نام کے بغیر اپنا نام رکھیں جو بھی ہے، اگر اس کو وہ ہٹا دیں تو۔

محمد عاقل: اللہ آپ کو جزاء خیر دے۔ بہر حال جو اس طرح کی کتابیں ہیں اصل میں، کتابیں اتنی بدنام نہیں ہیں، اب دیکھئے آپ جس کتاب کی نشر و اشاعت یا جس کتاب کی آپ نے ترجمانی کی ہے بہت عرصہ تک، وہ زمانے کی بدنام کتاب ہے اور اُس کے مصنف کے بارے میں بھی مختلف علماء کرام نے، شیخ عبدالعزیز بن باز اور دوسرے شیوخ نے بڑی بڑی، ان کے اُپر فتوے بھی ہیں ان پر کتابیں بھی لکھی ہوئی ہیں، شیخ پروفیسر طالب الرحمن ہیں انہوں نے ”تاریخ تبلیغی جماعت“، عربی زبان اور اردو زبان میں لکھی ہے اور اب دوسری بھی کتابیں ہیں، لیکن مصیبت یہ ہے کہ تعصب میں لوگ ان کتابوں کو تو پڑھ رہے ہیں، بلکہ یہ اصل میں ایک مشن ہے جو مسلمانوں کو حق سے دور کرنے کی کوشش کر رہا ہے ورنہ جن کتابوں میں اشکال ہے، جن کتابوں پر لوگ زبان درازی کر رہے ہیں یا اُن کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تو ان میں سرفہرست ”فضائل اعمال“، کا نام ہے۔ اس کتاب سے لوگوں کو توبہ کرنی چاہیے، لیکن ایسا نہیں کرتے۔ بہر حال اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو استقامت عطا فرمائے۔ آخر میں ہم آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت میں سے کچھ لمحات ہمارے لئے عطا کئے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزاء خیر عطا فرمائے اور اس ماہ مبارک میں اور اس بابرکت رات میں اس عمل خیر کو قبول فرمائے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ کی آواز کو سن کو وہ لوگ جو ابھی تحقیق میں لگے ہوئے ہیں وہ اپنی منزل کو پا لینگے، انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس سے پہلے کہ ہم گفتگو کا اختتام کریں کیا آپ ہمارے سامعین کرام کے لئے کچھ کہنا چاہینگے کہ ایک بہت بڑا ناشر جو کہ تبلیغی جماعت کی کتابیں نشر کیا کرتا تھا اس نے اللہ کے حضور میں توبہ کی ہے تو ان کے دلوں پر اثر انداز ہوگی اور وہ یقیناً قرآن و سنت کے لئے بے چین ہو جائیں گے تو ان کے لئے آپ کے پاس کوئی پیغام ہو تو پلیز (please) ذرا پیغام اُن کے لئے دے دیجئے۔

محمد انس: بس حضرت، پیغام یہ ہے کہ کوئی بھی عمل کریں تو اس کی تحقیق کر لیں کہ یہ سنت کے مطابق ہے یا نہیں ہے۔ صرف اگر کسی نے بتا دیا اور اس پر چل رہے ہیں یا کہیں پڑھ لیا۔ آج کل کتابیں بغیر حوالے کے زیادہ ہوتی ہیں۔ کوئی حوالہ نہیں کچھ نہیں تو اس لئے آدمی کو تحقیق کرنی چاہیے کہ میں جو بھی عمل کر رہا ہوں وہ صحیح کر رہا ہوں یا غلط، سنت کے مطابق ہے یا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔

محمد عاقل: آمین یا رب العالمین۔ تبلیغی نصاب میں سے کوئی واقعہ آپ کو یاد ہے کہ جو آپ نے دیکھا ہوا اور وہ قرآن و سنت کے مطابق نہ رہا ہو۔ انس: ارے صاحب! اب میں آپ کو کیا بتاؤں، آپ کو تو معلوم ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے۔ اُن کے اعمال جو ہیں، بہت کم ایسے ہیں جو قرآن و سنت سے میل کھاتے ہیں۔ نماز کو ہی لے لیں۔ نماز ہی جو ہے سنت کے مطابق نہیں ہوتی، تو اور چیزیں، جو سب سے افضل عمل ہے، نماز ہی صحیح نہیں پڑھتے بچا رہے اور نہ سکھائی جاتی ہے۔ یہ تو خانہ پُری کی جاتی ہے۔

عاقل: صحیح بات ہے، فضائل ہی بیان کئے جاتے ہیں۔ ٹھیک ہے، بہت بہت شکر یہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ